# ہماری مستورات یہ عزم اپنے دلوں میں پیدا کرلیں کہ ہم نے ہر قسم کی رسوم کو ترک کر دینا ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳؍مارچ ۱۹۶۷ء بمقام ۔ مسجد مبارک ربوہ)

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد اقوام عالم پر اسلام کی برتری ثابت کرنا ہے۔

☆ غلبہ اسلام کے لئے وقت لگے گا اور یہ غلبہ بڑے لمبے عرصہ تک دنیا میں قائم رہے گا۔

☆ غلبہ اسلام کیلئے قربانیوں کی توقع مردوں اور عورتوں دونوں سے کی جاتی ہے۔

☆ عورت کی ایک بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ آئندہ نسل کی صحیح تربیت کرے۔

☆ مستورات کا فرض ہے کہ وہ خالص توحید کے ماحول میں اپنے بچوں اور بچیوں کی تربیت کرنے والی ہوں۔

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ویسے تو طبیعت پہلے سے بہتر ہے مگر کھانسی ابھی چل رہی ہے اور جو ٹسٹ کروایا گیا تھا اس میں دو قسم کے کیڑے نکلے ہیں اور انہوں نے سنسی ٹو یٹی ٹسٹ (Sensitivity Test) کر کے دو تین دوائیں بھی معلوم کی ہیں جو ان کیڑوں کو مارتی ہیں مگر چونکہ نئی دوائیں کمزوری بہت پیدا کر دیتی ہیں اس لئے میں نے ان کا استعمال ابھی مناسب نہیں سمجھا۔ مجھے خطرہ تھا کہ اس کے نتیجہ میں ضعف پیدا ہوگا اور میں آج جمعہ کے لئے نہیں آسکوں گا اگلے دو ایک روز بھی مشغولیت اسی قسم کی ہے کہ کام چھوڑ کر چار پائی پر لیٹا نہیں جا سکتا۔ اس لئے خیال ہے کہ دو تین دن کے بعد ان دواؤں میں سے کوئی ایک شروع کی جائے گی۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بیماری کو کلیۃً دور کر دے اور کام کی زیادہ سے زیادہ توفیق اپنے فضل سے عطا کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض یہ ہے کہ تمام اقوام عالم پر اسلام کی برتری ثابت کر کے اسلام کو دنیا میں اس معنی میں غالب کیا جائے کہ تمام اقوام عالم اسلام کی صداقت کی قائل ہو جائیں اور اس کی برکات اور اس کے انوار سے حصہ لینے والی ہوں۔ بعثت کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے دو پیشگوئیاں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ کیں ایک تو یہ کہ غلبۂ اسلام فوری طور پر یا چند سالوں میں نہیں ہوگا بلکہ دنیا میں اسلام کو غالب کرنے پر ایک وقت لگے گا اور دوسرے یہ بشارت دی کہ اسلام کا یہ غلبہ بڑے لمبے عرصہ تک دنیا میں قائم رہے گا اور بنی نوع انسان نسلاً بعد نسلٍ اسلام کی برکات اور اس کے فیوض سے حصہ لیتے رہیں گے۔ اس کے نتیجہ میں ایک طرف غلبہ اسلام کے لئے ہماری قربانیوں میں دوام پایا جانا چاہئے اور دوسری طرف دعاؤں اور جدوجہد کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کچھ اس طرح جذب کرنے کی ضرورت ہے کہ جو جنت اس دنیا میں ہمیں اس کی طرف سے عطا ہو وہ

بھی قائم رہنے والی ہو جلدی خزاں نہ آجائے۔

اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں بڑے زور سے ایک تحریک پیدا کی ہے اس کے متعلق میں ابھی غور کر رہا ہوں۔ آج اصل مضمون کے متعلق تو میں کچھ کہنا نہیں چاہتا لیکن تمہید کے طور پر میں آج اپنی بہنوں کو مخاطب کرنا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ رحمٰن میں چار جنتوں کے وعدے ایک مسلمان کو دیئے ہیں دو کا تعلق اُخروی زندگی کے ساتھ ہے اور دو جنتوں کا تعلق اس دنیا کے ساتھ ہے۔ دراصل تو اُخروی زندگی کی جنت یا اس دنیا کی جنت ایک ہی جنت ہیں لیکن چونکہ ہم دو نقطہ ہائے نگاہ سے، دو زاویوں سے اس کو دیکھ سکتے ہیں اور ان دو نقطہ ہائے نگاہ کو ہی اللہ تعالیٰ نمایاں کرنا چاہتا تھا اس لئے ایک کی بجائے دو جنتوں کا ذکر سورۃ رحمٰن میں کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سورۃ رحمٰن میں ہماری توجہ اس طرف پھیرتا ہے کہ اگر اس جنت کو تم حاصل کرنا چاہتے ہو جس کو دوام حاصل ہو اور جو ابدی جنت کے نام سے پکاری جا سکے، جس کے متعلق یہ فقرہ صحیح ثابت ہو کہ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ایک لمبا عرصہ یہ قوم دنیا کی اس جنت کے اندر رہے گی تو تمہارے لئے ضروری ہے کہ دو زاویوں سے تم اس جنت پر نگاہ ڈالو اور دو طرفہ کوشش کے ذریعہ اسے حاصل کرو اور یہ کوشش کرو کہ دو چشمے تمہاری قوم اور اُمت میں پھوٹیں کیونکہ صرف ایک چشمہ اسے سیراب کر کے اُسے ابدیت عطا نہیں کر سکتا۔ اگر اس دنیوی جنت نے کہ جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے دوام حاصل کرنا ہے اور ابدیت کا مقام حاصل کرنا ہے تو ضروری ہے کہ دو چشمے اس کے باغ کو سیراب کر رہے ہوں ایک تو وہ چشمہ محبت الٰہی کا، ایک تو وہ چشمہ نبی کریم ﷺ کے عشق کا، ایک تو وہ چشمہ اسلام کے لئے ہر قسم کی قربانی اور ایثار کے نمونے ظاہر کرنے کا جو مرد کے دل سے پھوٹتا ہے اس کی ضرورت ہے اور دوسرے اس چشمہ کی ضرورت ہے جو ایک عورت کے دل سے پھوٹے اور اس چشمہ کے پانی سے باغ (اس جنت) کی نرسری کو سیراب کیا جائے اس لئے مِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ کے آگے دو چشموں کا بھی اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اے مردو! اگر خدا کی رضا کو حاصل کر بھی لو اور اگر تمہاری نیکی اور تقویٰ کے نتیجہ میں اور ان قربانیوں کی وجہ سے جو تم اس کی راہ میں دے رہے ہو اور اس موت کی وجہ سے جو تم نے اپنے خدا کی رضا کے حصول کے لئے اپنے پر وارد کی ہو اور اس اثر کے نتیجہ میں جس سے تمہاری بیویاں

ایک حد تک متاثر ہوتی ہیں اس دنیا میں خدا کی رضا کی جنت کو حاصل بھی کر لو تو کون کہہ سکتا ہے کہ یہ جنت ہمیشہ رہنے والی ہے جب تک کہ مستقل طور پر اُمت مسلمہ کی ہر عورت ان قربانیوں کو بجا نہ لائے جن قربانیوں کی توقع مردوں اور عورتوں ہر دو سے کی جاتی ہے اور جب تک عورت اپنی ذمہ داریوں کو نباہنے والی نہ ہو جیسا کہ اس کے خاوند اور اس کے باپ اور اس کے بھائی اور اس کے دوسرے رشتہ دار اور تعلق رکھنے والے مرد اپنی ذمہ داریوں کو نباہنے والے ہیں اس وقت تک اس جنت کو دوام حاصل نہیں ہو سکتا کیونکہ عورت کی ایک بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ آئندہ نسل کی صحیح تربیت کرے اور آئندہ نسل میں ان نقوش کو اُبھارے جو نقوش اسلامی انوار سے بنے ہوئے ہوں جو نقوش قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے کے نتیجہ میں اُبھرتے ہیں تو جب تک عورت اپنی اس ذمہ داری کو نہیں نباہے گی وہ عورت جو ایثار پیشہ مرد کی بیوی اور اس اسلامی جنت کی نرسری کی ماں ہے اس وقت تک اس جنت کو دوام حاصل نہیں ہو سکتا۔ ایک نسل خدا کی رحمتوں کے سایہ کے نیچے اپنی زندگی کے دن گذار کے اس دنیا سے رخصت ہو جائے گی اور اگر اگلی نسلی کی تربیت صحیح نہ ہوئی تو پہلی نسل کے اس دنیا سے گزر جانے کے ساتھ ہی خدا کی رحمت کا سایہ بھی اس قوم سے اٹھ جائے گا اور خدا کی رحمت کے سایہ کی بجائے شیطانی تمازت کے اندر اگلی نسلیں جھلسنے لگیں گی۔

اللہ تعالیٰ سورہ نساء میں اس طرف مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو متوجہ کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا لَهُمْ فِيْهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ۔ (النساء:۵۸)

اس آیۂ کریمہ میں ایک مضمون یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ وہ لوگ جو ایمان پر پختگی سے قائم رہتے ہیں اور ایسے اعمال صالحہ بجالاتے ہیں جن میں فساد کی کوئی ملونی نہیں ہوتی اور وہ لوگ جن کے سارے کام اور سارے اعمال اپنے خدا کی رضا کے حصول کے لئے ہوتے ہین، جن کا نفس مر جاتا ہے اور اس فانی انسان میں خدائے ذوالجلال کی ایک تجلی کے نتیجہ میں ایک نئی روح پھونکی جاتی ہے اور اس نئی روح کے آرام اور آسائش کے لئے اس دنیا میں ایک جنت کو قائم کیا جاتا اور پیدا کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ جنت اس قوم کے لئے اور اس اُمت کے لئے ابدی ہے اس وجہ سے لَهُمْ فِيْهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ کہ ان کی بیویاں جو مُّطَهَّرَةٌ ہیں۔

مُّطَهَّرَةٌ کے ایک معنی ہیں گناہ سے بچنے والیاں۔ مُّطَهَّرَةٌ کے ایک دوسرے معنی ہیں اعمال

صالحہ کو بجالانے والیاں یعنی ایسے اعمال جن میں کوئی فساد نہ ہو اور مُطَهَّرَةٌ کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ عورتوں کا وہ گروہ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس قسم کا ہے کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے بدرسوم اور مشرکانہ بدعتوں سے محفوظ رکھا ہوا ہے اور ان کا وجود دنیا کے وجود سے بالکل علیحدہ کر دیا گیا ہے بلکہ اس دنیا میں رہتی ہوئی بھی وہ جنت کی حوروں کی مانند بن گئی ہیں یعنی وہ ہر اس گند سے اور شنیع اور قبیح فعل سے پاک ہیں کہ جن میں کافرات ملوث ہوتی ہیں۔ یہ وہ عورتیں ہیں کہ جن کے گھروں میں کسی قسم کی بدرسم نظر نہیں آتی یہ وہ عورتیں ہیں جو اپنے گھر اور اپنے ماحول سے مشرکانہ بدعتوں کو دور کرنے والی ہیں چونکہ یہ ازواج مطہرات ان لوگوں کو ملی ہیں اور چونکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق عطا کی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو توحید خالص کے ماحول میں تربیت کر سکیں اور ایک سچا اور پکا اور موحد مسلمان بنا سکیں اور اس لئے اگلی نسل شیطان سے محفوظ رکھنے میں یہ عورتیں کامیاب ہو جاتی ہیں اس لئے اس جنت کو دوام مل جاتا ہے اس لئے یہ جنت ایک نسل کے لئے نہیں ہوتی بلکہ اگلی نسل کے لئے اور پھر اس سے اگلی نسل کے لئے بھی یہ دنیا کی جنت قائم رہتی ہے اور جو بشارتیں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہیں ان بشارتوں کی روشنی میں یہ جنت ہمارے لئے صدیوں تک قائم رہنی چاہئے۔ اگر ہم اپنی ذمہ داری کو نباہنے والے ہوں ہم مرد بھی اور ہماری مائیں اور ہماری بیویاں اور ہماری بہنیں اور ہماری دوسری رشتہ دار عورتیں بھی تو اللہ تعالیٰ کا ہم سے یہ وعدہ ہے کہ وہ اس جنت کو اس دنیوی جنت کو بھی ہمارے لئے ایک قسم کی ابدی جنت بنا دے گا لیکن اس کے لئے شرط یہی ہے کہ عورت اپنے بچوں کی صحیح تربیت کی طرف پوری طرح متوجہ رہے۔ اس کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ اس معنی میں مطہرہ ہوں کہ کوئی بدرسم ان کے گھروں میں نہ ہو اور کسی مشرکانہ بدعت کے ساتھ ان کو کوئی تعلق باقی نہ رہے خالص توحید کا ماحول پیدا کرنے والی ہوں اور اس خالص توحید کے ماحول میں اپنے بچوں اور بچیوں کی تربیت کرنے والی ہوں۔

اگر ہماری مستورات اپنی اس ذمہ داری کو نباہ لیں تو ہمارے لئے وہ بشارت جو ہے وہ قائم رہے گی اور ہماری نسلیں صدیوں تک اس دنیوی جنت میں آسائش اور آرام کی زندگی بسر کرنے والی ہوں گی کسی قسم کا دکھ انہیں نہیں پہنچے گا کوئی تکلیف ان کو نہیں ڈرائے گی تو جس امر کی طرف میرے خدا نے میری توجہ کو پھیرا ہے اس سے پہلے بطور تمہید کے آج میں اپنی بہنوں سے یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت سے اس لمحہ سے یہ عزم اپنے دلوں میں وہ پیدا کریں کہ ہم نے ہر قسم کی رسوم کو ترک کر دینا ہے اور مشرکانہ

بدعتوں کا قاتل بن جاتا ہے اُن سے اثر قبول نہیں کرنا بلکہ انہیں اپنی روحانیت کے اثر کے نتیجہ میں ہلاک کر دیتا ہے اور اپنے بچوں کو شیطان کے ہر قسم کے اثر سے محفوظ رکھتا ہے اور انہیں اس قابل بناتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی اس قائم کردہ، خدا تعالیٰ کی اس پیدا کردہ جنت کے ایسے درخت بنیں کہ جن سے دنیا شیریں پھل حاصل کرے۔ وہ جھاڑیاں نہ بنیں جن کے کانٹوں میں دنیا الجھے اور شیطان کی طرف پھر متوجہ ہو جائے اور ہم میں سے ہر مرد کو اسی لحہ یہ عزم کر کے یہاں سے اٹھنا چاہئے کہ ہمارے گھر میں وہی بیوی رہ سکے گی جو خدا کی مطہر عورت ہوگی رسوم کو پسند کرنے والی، دنیا کی شیخیوں پر اپنے اوقات اور اموال کو قربان کرنے والی، مشرکانہ بدعتوں سے محبت کرنے والی وہ عورت نہیں ہوگی جو ہمارے دلوں میں اپنی محبت پیدا کر سکے گی۔ ہمیں اپنے گھروں کو اور اپنے ماحول کو اور اپنے علاقہ کو خالص توحید کے ماحول والا علاقہ اور گھر بنانا ہے تا کہ ہم اس ذمہ داری کو نباہنے میں کامیاب ہو جائیں جس ذمہ داری کی طرف مجھے متوجہ کیا گیا ہے اور جس کے متعلق انشاء اللہ اسی کی توفیق سے آئندہ کسی وقت میں اپنے دوستوں کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کروں گا۔

(الفضل ۳۱؍ مارچ ۱۹۶۷ء صفحہ ۲ تا ۴)

☆......☆......☆